

## کتاب نما

Key to Al-Kahf: Challenging Materialism & Godlessness, [کلید الکھف: مادیت اور الحاد کے لیے چیلنج]، خرم مراد، عبدالرشید صدیقی۔ اسلامک فاؤنڈیشن، لسٹر، برطانیہ۔ صفحات: ۵۹۔ قیمت: درج نہیں۔

قرآن فہمی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ یہ سعادت بزرگ و بازو حاصل نہیں کی جاسکتی۔ وہ جس پر اپنی عنایت کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے سینے کو کشادہ کر دیتا ہے اور قرآن کریم کی برکات سے نواز دیتا ہے۔ زیر نظر کتاب اس یقین میں مزید اضافہ کر دیتی ہے۔ یہ خرم مراد کے ۱۹۸۰ء میں برطانیہ میں دوران قیام قرآن کریم پر محاضرات میں سے ایک محاضرہ ہے، جسے ان کے تحریر کردہ نوٹس کی مدد سے عبدالرشید صدیقی صاحب نے قیمتی اضافوں سے مدون کیا ہے۔

مقدمے میں عبدالرشید صدیقی صاحب نے اختصار سے وہ اصحیح تفسیر بھی بیان کر دیے ہیں جو اس مقالے میں اختیار کیے گئے ہیں، مثلاً: ۱- تعبیر و تشریح کرتے وقت اسلام کے عمومی اصول اور سنت رسول کی روح، مزاج اور اسلامی قوانین کو سامنے رکھا جائے اور ان کے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کی تعبیر کی جائے۔ ۲- وہ قرآنی آیات جو کسی خاص مضمون سے تعلق رکھتی ہوں انہیں اسی مضمون سے وابستہ رکھا جائے اور ایسا کرتے وقت قرآن کریم میں تذکیر، تلاوت، تذکیر اور حکیم کے فرق کو سامنے رکھا جائے۔ ۳- تعبیر میں محض قدرت و جدت کے حقوق میں بلاوجہ مفہوم کو کھینچنا تانا نہ جائے۔ ۴- کسی بھی لفظ سے معانی کو اس کے متن اور تاریخی حوالے سے الگ نہ کیا جائے۔ ۵- زبان چونکہ ایک اہم ذریعہ ابلاغ ہے اور اس کے معانی میں تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے، اس لیے نئے نئے سیاق و سباق میں بھی اصل معانی کو بظاہر بتایا جائے۔ ۶- نئے سیاق و سباق کے تعلق سے غور کرنے

سے قبل تاریخی تناظر میں آیت کے اصل مفہوم کو سمجھ لیا جائے۔ ۷۔ اگر ضرورت کے پیش نظر کسی نئی اصطلاح کا استعمال مفید ہو تو یہ یقین کر لیا جائے کہ اصل معانی سے کوئی انحراف واقع نہ ہو۔ ۸۔ خصوصی احکامات سے عموم اخذ کیا جائے تاکہ تبدیلی زمانہ کے باوجود احکام کو نافذ کیا جاسکے۔

ان عمومی اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے خرم مراد مرحوم نے سورہ کہف کے حوالے سے جو مقالہ تحریر کیا، اس کے مصادر کی تخریج کے ساتھ جن مقامات پر اضافے کی ضرورت تھی، برادر مر عبد الرشید صدیقی نے انتہائی محنت سے تحقیق کے ساتھ انھیں مدون کیا ہے۔ اس حوالے سے دجال سے متعلق احادیث کو ضمیمے میں یک جا کر دیا گیا ہے، تاکہ اصل مضمون سے توجہ ہٹ کر اس طرف مبذول نہ ہو جائے۔ پہلے باب میں ایک اضافہ ہے۔ ایسے ہی دوسرے باب میں پانچویں حصے سے آٹھویں حصے تک، اور تیسرے اور چوتھے باب بھی اضافے ہیں، لیکن تحریر کو اس طرح پُر و دیا گیا ہے کہ کسی مقام پر بھی کوئی تفسیحی یا خلا محسوس نہیں ہوتا۔

سورہ کہف کی اہمیت احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اور جمعہ کے دن اس کا پڑھنا انتہائی اجر کا باعث ہے۔ احادیث میں اس طرف بھی واضح اشارہ ملتا ہے کہ جو اس سورہ کی ابتدائی ۱۰ آیات کو پڑھے گا وہ دجال کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ ایسے ہی بعض آیات میں اس کی آخری ۱۰ آیات کے بارے میں اور بعض میں محض ۱۰ آیات کے حوالے سے اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس سورہ کی برکات میں دجال سے محفوظ رکھنے کی خاصیت تو پائی جاتی ہے لیکن اس سے زیادہ دجال کے آنے سے قبل عام حالات میں اس کی اہمیت غیر معمولی ہے اور اسی بنا پر خرم مراد مرحوم نے اسے غور کرنے کے لیے منتخب کیا۔ سورہ کے مضامین کا خلاصہ پہلے باب میں بیان کر دینے کے ساتھ اس سورہ کا دیگر سورتوں کے ساتھ تعلق اور خصوصاً سورہ بنی اسرائیل اور اس میں جو مماثلت پائی جاتی ہے اس پر علمی جائزہ پہلے باب کی خصوصیت ہے۔

سورہ کہف کا آغاز جن کلمات سے ہو رہا ہے اور سورہ بنی اسرائیل کا آغاز جن کلمات سے ہوتا ہے ان میں ایک گہری معنوی مماثلت پائی جاتی ہے، خصوصاً توحید، ہدایتِ ربانی اور رسول کریمؐ اور انبیاء کے حوالے سے ان کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عہد ہونا قبل اسلام کے ان تمام تصورات کی تردید کر دیتا ہے جن میں انبیاء یا بعض دینی شخصیات کو الٰہیت میں شریک مانا جاتا تھا۔ خود ہدایتِ الہی کے

حوالے سے اس پہلو کو سمجھایا گیا ہے کہ کتاب ہدایت کا اصل مصنف اور بھیجے والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔  
 اصحاب کہف کے واقعے سے آج کے حوالے سے جو پیغام ملتا ہے وہ ماحول کی آلودگی اور  
 ظلم و طاغوت کی کثرت کو دیکھتے ہوئے دل چھوڑ کر کہیں گوشہ نشین ہو جانا نہیں ہے، بلکہ پوری  
 استقامت اور صبر کے ساتھ مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کرتے ہوئے کلمہ حق ادا کرنا ہے۔ ساتھ  
 ہی یہ پیغام بھی ہے کہ کیا واقعی ہمارے یہ اندازے کہ پانی سر سے اُوپر گزر چکا، اب اصلاح کی کوئی  
 اُمید نہیں کی جاسکتی، اس لیے زمین کا پیٹ یا کسی غار کے مکین بن جانے میں نجات ہے درست کہے  
 جاسکتے ہیں، یا اللہ کی مدد سے جس کے بارے بڑے صالح افراد یہ پکار اُٹھے تھے کہ منی نصر اللہ،  
 ہم مایوس ہو کر ظلم و طاغوت کو من مانی کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیں، اور اصلاح کی قوتیں اپنے  
 آپ کو ذاتی تحفظ کے نظریے کی روشنی میں میدانِ عمل سے نکال کر گوشہ نشینی اختیار کر لیں۔

یہ مکی سورہ یہ پیغام دیتی ہے کہ مکہ میں ہونے والے وہ تمام مظالم اور آزمائشیں جن سے  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسول گزر رہے تھے، ان تمام آزمائشوں نے نہ انہیں  
 دل برداشتہ کیا نہ وہ تنہائی کی طرف راغب ہوئے بلکہ اس امتحان نے دین کی دعوت دینے اور اس  
 کے لیے اذیت برداشت کرنے کی لذت میں کچھ اضافہ ہی کر دیا۔

اصحاب کہف کے قصے سے ایک بات یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کس طرح  
 قوایمِ فطرت کو اپنی مرضی کے مطابق عوم دیتا ہے اور کس طرح بعض حالات میں استثناء کی شکل  
 پیدا ہو جاتی ہے۔ ۳۰۰ سال تک سونے کے بعد جاگنا ایک ایسا استثناء ہے، جو مالکِ کائنات کی  
 قدرت، قوت اور حاکمیت کی ایک دلیل اور اس بنا پر ایک آیت کی حیثیت رکھتا ہے۔

آگے چل کر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے کا تفصیلی تجزیہ ہے  
 جس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ کے انبیا بھی تعلیمی سفر سے گزرتے رہے ہیں اور بعض  
 اوقات بے صبری کا مظاہرہ بھی کو بیٹھتے ہیں۔ ایک عظیم رسول اور قائد کو جس طرح حضرت خضر نے  
 اسرار سے آگاہ کیا اور جس تجسس و تحقیق کے جذبے کا اظہار حضرت موسیٰ کے طرزِ عمل کے سامنے  
 آتا ہے اس میں اہل علم کے لیے بہت سے سبق ہیں۔

پھر ذوالقرنین کے واقعے کا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ ایک ایسا فرماں روا جس کی مملکت مشرق